بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارالامان قادیان بینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸) | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں

مورخہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

(نمبر ۱۸)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

عالی جناب منشی عبد الرحیم صاحب
پنشنر - تھانہ رمداس ضلع امرتسر

فہرست نئے مسلمانوں کی۔

جو مولوی محمد علی صاحب واعظ احمدی سیالکوٹی کے ہاتھ پر ممالک متوسط میں مسلمان ہوئے

ہندو نام	مسلمانی نام	ہندو نام	مسلمانی نام
ڈھویا	غلام حیدر	پیکو	غلام نبی
کول سو	عبد الستار	ہیدی	اللہ دتا
پانڈو	نواب الدین	نارائن	عنایت اللہ
کرشنا	محمد بخش	جے رام	خدا بخش
پانڈو	عبد اللہ	ماروتی	ناصر محمد
چندو	غلام رسول	تارا چند	عبد الرحمان
وٹھو	عبد الرحیم	اڑگو	محمد دین
سکھا رام	غلام حسین	لکھا	غلام حسن
ارجن	میران بخش	سینڈو	عبد اللہ
سوا	عبد الغفور	بھوا	عبد القادر
موتی	ثناء اللہ	راما	عظیم اللہ
گوندا	غلام محمد	مادہو	احمد دین
کشن	غلام مرتضیٰ	پانڈو	علی بخش
داجی	دین محمد	فتو	فتح محمد
شو رام	غلام حیدر		

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے - میں چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تمام ایسی باتیں جو ان کے یا قوم کے سوانح کا جزو بن سکتی ہوں تحریر میں آ

جاویں۔ اس لئے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ جو جو بات یا نکتہ یا واقعہ حضرت امام کے متعلق ان کو یاد ہو یا جو نصیحت کسی وقت آپ کے فرائی ہو یا کوئی ایسی بات یا ادا یا طرز عمل جو کسی بھائی سے آپ کے متعلق سنا ہو۔ وہ سب کا سب لکھ بھیجیں۔ اس مطلب کے لئے دو کالم وقف کئے جاتے ہیں امید ہے کہ تمام احمدی برادران توجہ فرمائیں گے۔ اور ناظرین بدر کے لئے ایک عمدہ غذائے روح ہوگی کہ ہر ہفتہ پہونچتی رہے گی۔ حضرت کے خاص مخلصین جن کو زیادہ تر فیض صحبت حاصل ہوا ہے۔ خصوصیت سے توجہ فرماویں قبل از دعوے ماموریت یا براہین احمدیہ کے زمانے کے حالات بہت ہی دلچسپ ہوں گے۔ جو کچھ لکھا جاوے۔ بہت مختصر اور جامع ہو۔

پتے درکار ہیں

ماسٹر عبد الرحمن صاحب جالندہری مدرس تعلیم الاسلام کو تبلیغ حق کا بہت جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ حال میں وہ اپنا ایک اشتہار عربی میں ترجمہ کراکر بعد پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح چھپوا رہے ہیں اور مصر و ایران و عرب وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء کو پہونچانا چاہتے ہیں اور احباب سے خواہش رکھتے ہیں کہ اس کام کے واسطے بہت سے نام اور پتے دیکر اور نیز مفید مشورہ سے انہیں مشکور فرماویں۔

حکیم فضل دین صاحب

ان دوستوں کے شکر گزار ہیں۔ جنھوں نے انہیں بیمار پرسی کے خطوط لکھے اور دعا کی اور آئندہ دعا کا وعدہ کیا امید ہے کہ ان کے واسطے دعا کا سلسلہ دوست جاری رکھیں گے اور جنھوں نے توجہ نہیں کی وہ اب جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ مخلص دوست بہ سبب بیماری کے بہت تکلیف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے۔

حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی نے احمدیوں کو دعوت دی

کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبد المنان صاحب مشہور اہلحدیث نے اپنے پوتے کے عقیقے کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ آخر آپ نے مدت قرآن و حدیث پڑھا پڑھا کے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل و ایثار و اخلاق دیکھ دیکھ کر اگر آپ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی متبع قرآن مجید اور کلام اللہ نہیں

(بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا)

قوم میں تعصب کو نشانہ بنایا کیونکہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی - قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے - وہاں انہوں نے ایک قسم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جماعت کو کرادی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں (۱) ان کا لایزول ولا یحول ہونا (۲) عالم الغیب (۳) مُردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) فیھا تحیون وفیھا تموتون ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزین ہونا (۵) خاتم النبیین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہان کو مسلمان بنادے گا وغیرہ بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثل لا اکراہ فی الدین وحتی یعطوا الجزیۃ - وغیرہ ذلک اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خواہ اس کے تابع ہو جاویں گے - غرض ایسی باتیں کہ جو صریح آیات قرآن وعادت سید الانس والجان کے خلاف ہیں - ایک باعزت کامل الایمان مؤمن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے - بس جو یہی جماعت جہاں تک موحد ہو کر وہ عیسے علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک - اگر یہ بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اور یہی جماعت کا ایمان ہے -

بعدہٗ خدا بخش محمد مخدوم * مگر گزارش ہو کہ سچا سنت کا قوم ہو اور جو خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا وجود (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتی ہو اگر اس سے تحابب وشادی کا سلسلہ جاری نہ ہو - تو پھر کس سے ہو میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کے ہم کر رہے ہیں اور ان کے پچھلے نمونے اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں - چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جاوے اور بڑی عزت واحترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیونکہ انسان آخر انسان ہے - ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے - اور بعد ازاں اس سے رجوع کرے - حافظ صاحب کرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا جھگڑنے کی ضرورت نہیں - مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے ملاحظہ فرماتے غلام رسول صاحب احمدی آپ کے پرانے رفیق و دوست اب بھی اسی مذہب یا دین میں موجود ہیں - وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا وجود اس بات کی کافی ضمانت ہے - کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون وزیر آبادی جماعت کو چاہیے کہ وہ بھی حافظ عبد المنان کو اپنی دعوتوں میں دعو کیا کریں -

ممبری شراب

بمبئی کے اخبار ایجنٹ میں بنام ممبری شراب ... سنہ ... میں ایک اشتہار ہماری نگاہ سے گزرا ہے جس میں ممبری شراب کے نرخ وغیرہ دیئے گئے ہیں لکھا ہے کہ بارہ بوتلیں دس روپے میں مل سکتی ہیں - ممبری شراب سے مراد وہ شراب ہے - جو پادری صاحب یسوعی عبادت گاہ المعروف گرجا کے اندر ممبر پر چڑھ کر نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں اور جس کے بغیر عبادت کا ایک خاص رکن یعنی عشائے ربانی پورا نہیں ہوسکتا اسی اشتہار میں پیر پادری صاحب کی تصدیق بھی ہے - کہ یہ شراب خالص ہے اور عبادتگاہ میں استعمال کے لائق ہے - کیا یہ قوم بھی دعویٰ کرسکتی ہے کہ وہ دنیا کے اخلاق کو سنوارنے کے واسطے باہر نکلی ہے - جس میں ام الخبائث کا استعمال مذہبی رسوم میں ضروری ہے حقیقی مصلح ہونے کا دعوے اسی کو سجتا ہے - جس نے خمر کے حرام ہونے کا حکم سنا کر چند منٹوں میں سب شراب چھوڑادی -

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

امیر المؤمنین - حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ راتکے وقت لوگوں کے حالات معائنہ کرتے ہوئے پھرتے تھے تو دیکھتے ہیں ایک شکستہ جھونپڑے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جس کے بچہ پیدا ہونیوالا تھا اور اس عورت کا غریب شوہر حسرت کے ساتھ کہہ رہا تھا - ہائے کیا کریں - آج تو گھر میں کھانے کو ایک لقمہ بھی نہیں - حضرت فاروق الٹے پچھلے پاؤں گھر لوٹ آئے اور بیوی سے اس کا ذکر کرکے اس اڑے وقت میں ان کو مدد دینے کی ترغیب دی - بیوی نے بڑی خوشی سے اس فرمائش کو منظور کیا - اور اس جھونپڑے کی طرف روانہ ہوگئیں آگے بیوی جارہی تھیں اور پیچھے پیچھے خود فرمانروائے عرب ہاتھ میں کچھ نقدی لئے اور آٹے کی ایک بوری پیٹھ پر اٹھائے جارہے تھے - پھر ان لوگوں کو گھر میں پہونچ کر آٹا وغیرہ تو مالک مکان کے پاس رکھا اور خود چولہے کی طرف ہو کر ہنڈیا چڑھائی - اور لکڑیاں لگا کر آگ جلانی شروع کی - آہ کیسا ایثار کیسی خدا ترسی اور کیسی للہیت ان لوگوں میں تھی - کہ اس ننگ وتار اور دھواں دھار جھونپڑے میں چولہے کے آگے بیٹھے - جب آپ پھونکیں مارتے تھے تو آپ کی داڑھی زمین سے چھو جاتی تھی - اتنے میں اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ کی بیوی نے پکارا - اے امیر المؤمنین اپنے دوست کو بشارت دو کہ لڑکا پیدا ہوا ہے - مالک خانہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا اور کہنے لگا - آپ امیر المؤمنین ہیں؟ سبحان اللہ آج سے پہلے میں نے آپ کو ہمیشہ منصف اور عادل پایا - مگر آج آپ کو حد درجہ کا رحمدل اور محسن دیکھا - امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے - کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ - یعنی تم میں سے ہر ایک گلہ بان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جاوے گا" (س - پ)

خطبۂ جمعہ

(۱۸ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء)

حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔

انسان کو اپنے خالق و رازق ومحسن سے محبت ہوتی ہے - مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے اس لئے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - یعنی کہدے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعوےٰ ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو - پھر تم محب کیا اللہ کے محبوب بن جاؤ گے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے لئے آپکے کچھ حالات جو قبل از دعوی نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان کئے ہیں - مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا - ذلت کے کئی اسباب ہیں (۱) ایسی بدنما شکل ہو کہ لوگ حقارت سے دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولاد پر کوئی صدمہ گزرے (۴) ننگ وناموس پر حملہ کیا جاوے - غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے آپ کی بی بی فرماتی ہے - انک لتصل الرحم پہلی بات تو تم میں یہ ..... کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے - ماں کے سبب سے بھائیوں سے محبت ہوتی ہے - دادی کے سبب چچوں کے ساتھ - جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے - (۲) وتحمل الکل - کسی بیچارے کے دکھ کو برداشت کرلیتا ہے کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے (۳) وتقری الضیف اور نو وارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴) وتعین علی نوائب الحق اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم و دین کے لئے پیش آئیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان و مال سے مدد کرتا ہے -

(۵) وتصدق الحدیث - جو بات مونہہ سے نکالتا ہے وہ سچ ہوتی ہے - افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات کا خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں (۶) وتکسب المعدوم جو پاک فضیلتیں اور سچائیاں معدوم ہوگئی ہیں ان کو تو از سر نو رواج دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ ایسی صحبتوں کو حاصل کرے جسمیں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو - تم بھی ... یہ نیکیاں حاصل کرو - یاد رکھو کہ ہر ایک نیکی وبدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتدا میں نیک یا بد کام بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہو جاتا ہے - بدنظری ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہونچتی ہے پس تم اپنے اعمال کا محاسبہ کرو - بدی کو ابتدا میں روکو اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ - اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے - آمین -

ہمارے اخبارات

مکرم و معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بفضل خدا ہمارے سلسلہ کے اپنے اخبار اس وقت چار جاری ہیں جنکو کہ میں عموماً پڑہتا ہوں ہزار ہا روپیہ قوم کا ان پر خرچ ہوتا ہے - احمدیہ قوم بفضل خدا سب سے زیادہ خوشی اور شوق سے جب کبھی کوئی اخبار نکلتی ہے تو اس میں حصہ لیتی ہے اور اخباروں میں اور احمدیہ قوم کی اخبارون میں یہ فرق ہے - کہ ان کے جتنے خریدار ہوتے ہیں - تقریباً سب ہی قیمت ادا کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ جس وقت نکلیں فوراً ہی چل جاتی ہیں - یعنے جب کبھی کوئی احمدی سلسلہ کا ممبر اخبار نکالنا چاہتا ہے اس کے خریدار پہلے سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں - کوئی تلاش نہیں کرنی پڑتی - ایک فہرست ان اسمائے کی جن کے نام پہلے اخبار یا رسالے جاری ہیں - لے لی اور وی پی کرنے شروع کر دیئے - بہت کم ایسے ہوتے ہیں - جو کہ وی پی لینے سے انکار کرتے ہوں اس لئے اخبار فوراً چلنے لگ جاتا ہے اور پروپرائیٹر یا اڈیٹر کو کوئی خاص تکلیف جو اور اخبار والوں کو اٹھانی پڑتی ہیں نہیں اٹھانی پڑتی - پھر اگر کسی وقت اخبار کے پہونچنے میں با قاعدگی نہ ہو تو بھی ممبر سلسلہ احمدیہ نیک ظنی سے کام لیتے ہیں اور اڈیٹر یا پروپرائیٹر کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے اور عموماً خریدار اپنا حق ادا کر دیتے ہیں - لیکن وہ کس لئے ایسا کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ خدانخواستہ بے وقوف ہیں بلکہ ان سے زیادہ تو بموجب قرآن کریم کے کوئی بھی اور کوئی عقلمند ہو ہی نہیں سکتا - جنہوں نے کہ امام وقت کو آغاز ہی میں پہچان لیا - اور وہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں - کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں نیچ چکے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں - کہ جس طرح ہو سکے - اعلائے کلمۃ اللہ میں حصہ لیں - لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ بالمقابل اخبار نویس اپنا پورا حق ادا نہیں کرتے ہفتہ میں تو تقریباً پچاس ڈبل صفحہ ہمارے اخبارون کے چھپتے ہیں - جن پر کہ سلسلہ کے اصحاب کا روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر بہت ہی تھوڑا ان میں اس صداقت کے اظہار کا حصہ ہوتا ہے - جو کہ احمدیہ سلسلہ کے ممبرون کا اپنے امام اور خلیفۃ المسیح کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ ہونا چاہیئے - اخبار بدر اگرچہ (معاف فرما دیں) پورا نہیں - لیکن بہت حد تک اس فرض کی ادائگی کی کوشش کرتا ہے باقی اخبارات میں مضمون تو بہت ہوتے ہیں مگر احمدیت کے رنگ میں نہیں ہوتے بلکہ ایک طعنہ بازی کے رنگ میں - میرے خیال میں ہمارے اخبار نویسون کا فرض ہے کہ بہت متانت سے سلسلہ کے مخالفین کے سوالات کو قرآن شریف اور حدیث شریف کے حوالون سے مفصل طور پر حل کریں اور اس میں اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں ہی سے کام لیں - تو ان کو کوئی بڑی بھاری وقت نہیں کرنی پڑتی اور ہمارے اسلام کے اصولون کو بہت ہی مدلل رنگ میں بیان کریں اور جو جو عیب اور غلطیاں ان میں زمانہ کے اثر سے آگئی ہیں ان کو دور کر کے اور صاف کر کے پیش کریں - تاکہ دنیا اصل اسلام کو دیکھ سکے - اگر یہ کام ہمارے اخبار کریں تو سب روپیہ حاصل ہو جاتا ہے - اور اخبارون میں بھی بفضل خدا دن بدن ترقی ہوگی ورنہ پھر اور اخبارون میں اور ان میں کیا فرق رہا - اخبار بدر میں قرآن کریم کے نوٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک زبان سے نکلتے ہیں - قرآن کریم کی محبت رکھنے والوں کے لئے بے بدل ہوتے ہیں - پھر ماسوائے اس کے میں دیکھتا ہوں کہ اور مضامین انہیں اصولوں پر جن پر کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے اخبار چلنے چاہئیں موجود ہوتے ہیں - بہت ای پچھلے اخبار میں نور افشان کے پرچے کے اعتراضات درباره کثرت ازدواج اور سود در سود کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ ایک نیک کوشش ہے اسی طرح اس میں مختلف طور پر بہت کوشش کاغذ اور وقت کو اچھی صورت میں استعمال کر لینے کے لئے کی جاتی ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ باقی ہمارے اخبار بالکل ردی ہیں نہیں بلکہ وہ بھی بہت کام کر رہے ہیں - اور سلسلہ کا فرض ہے کہ ان سب کی مدد کریں - لیکن اخبار نویسون سے میری یہ عرض ہے کہ اگر وہ زیادہ اس اصول کو جو میں نے عرض کیا ہے مد نظر رکھیں - تو میرے خیال میں شائد زیادہ موجودہ صورت سے مفید ہو سکیں - صرف اصلاح کی نیت سے عرض کیا گیا - والسلام

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

بدر - مخدومی ڈاکٹر صاحب کے مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ انہیں بالخصوص ایسے مضامین کس قدر پسند ہیں - جو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے خاص ہوں اور یہ ان کے صدق و اخلاص کی نشانی ہے - پر میں ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو صرف ایسے ہی مضامین کی ضرورت نہیں بلکہ ان مضامین کی بھی ضرورت ہے جو اس زمانہ بلکہ ان دنوں کے جدید طرز مخالفت اسلام و مسلمین کا پورے زور کے ساتھ مقابلہ کریں اور معزز لوکل ہمعصر اخبارات اس ضرورت کو بہت کچھ پورا کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کی کوششیں قابل شکر گذاری کے ہیں - جو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ تک پہونچ چکی ہو - وہ سب کی سب ایک مذاق کی نہیں ہو سکتی - جہاں ہمارے معزز دوست ڈاکٹر صاحب بدر کو اس واسطے زیادہ پسند فرماتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر سلسلہ کے واسطے تائیدی مضامین ہوتے ہیں اور درس قرآن شریف کے نوٹ ہیں - وہاں مجھے پچھلے سال کا ایک ایسا واقعہ بھی یاد ہے کہ ایک معزز دوست نے بدر اور الحکم کو صرف اس واسطے بند کرا دیا تھا کہ بدر میں پولیٹیکل مضامین بالکل نہیں ہوتے اور الحکم میں ہوتے ہیں تو کم ہے گا ہے - الغرض اخبار کے اڈیٹر کی پوزیشن اس معاملہ میں بہت نازک ہے کہ اسے ہر ہفتہ ہزاروں آدمیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے - جن کے مذاق نہ صرف مختلف بلکہ بعض دفعہ متضاد ہوتے ہیں -

---

حیرت ہے آسمان پہ گئے حضرت مسیح ٭ واں کونسا مقام ہے بول و براز کا

یہود کے خیال

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ - جو لوگ حضرت مسیح کو زندہ مع الجسم العنصری آسمان پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں وہ اس آئت کا یہ مطلب لیتے ہیں - کہ جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے تو تمام جہان کے یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لے آویں گے اور کوئی کافر نہ رہے گا - حالانکہ یہ مطلب سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے اور نیز دیگر آیات قرآنیہ سے تناقض لازم آتا ہے - کیونکہ قرآن شریف بصراحت بیان فرماتا ہے کہ یہود وغیرہ قیامت تک رہیں گے - اس موقعہ پر اس مطلب کی غلطی کے متعلق ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے - بلکہ یہاں پر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس آئت مندرجہ عنوان کی ہمارے نزدیک صحیح توجیہ کیا ہے - جب ہم اس آئت کے ماقبل کی آیتوں پر غور سے نظر کرتے ہیں - تو نہائت واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے - کہ اس آئت میں بتایا گیا ہے - کہ تمام یہود حضرت مسیح کی موت کے پہلے سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے محفوظ رہے اور یہودی جو حضرت مسیح کو مقتول و مصلوب کہتے ہیں وہ دلی یقین سے نہیں کہتے گویا یہود کی دو حالتیں ہو رہی ہیں - سب سے اول تو ان کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے پھر دل کو تشفی دیتے ہیں کہ مر ہی گئے ہوں گے - موت کے خیال سے قبل نہ مرنے کا خیال آتا ہے۔ خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ (لکھنؤ)

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب موصوف لائلپور سانگلہ سے ہوتے ہوئے ملتان پہونچ گئے ہیں - ہر جگہ سے ان کے وعظوں کی کامیابی کی خبریں آ رہی ہیں - ملتان میں باوجود بعض نادان مخالفین کی روک تھام کے بڑے شان کے ساتھ جلسہ وعظ منعقد ہوا - اللہ تعالیٰ نے شیخصاحب موصوف کی زبان میں ایک برکت رکھی ہے کہ ان کی تقریر پُر اثر ہوتی ہے کیوں نہ ہو وہ اخلاص کے ساتھ اس کام میں مصروف ہیں اور درد دل کے ساتھ حق کی اشاعت کے کام میں مشغول ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے - آمین ثم آمین

ویدون مین دُعا

چند روز ہوئے ایک آریہ نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر فرض کرو ایک عورت حاملہ ہے اور اس کے پیٹ مین لڑکی ہے۔ تو کیا دُعا کرنے سے خدا اسے لڑکا بنا سکتا ہے۔ مین تاڑ گیا کہ اس نے مذہب اسلام کے مسئلہ دُعا پر اعتراض کیا ہے۔ مگر مین نے متانت سے تحقیقی جواب جو مجھے معلوم تہا یہ دیا کہ خدا کے لئے لڑکی کا لڑکا بنا دینا محال نہین ہوسکتا اور اس کی بے حد قدرت کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہین مگر کر سکنے اور کرنے مین بڑا فرق ہے کر تو وہ بہت کچھ سکتا ہے بلکہ ہر بات جو اس کی صفتِ خدائی کے خلاف نہ ہو وہ کر سکتا ہے مگر بعض باتین ایسی ہین جن کی نسبت اس نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ مین ان کے خلاف نہین کرونگا پس چونکہ وہ صادق الوعد ہے (ومن اصدق من اللہ قیلاً) اس لئے ان باتون کے خلاف کسی کی دعا قبول نہین مثلاً کوئی دُعا کرتا رہے کہ مجھ پر موت وارد نہ ہو اور مین ہمیشہ زندہ رہون۔ تو یہ دُعا اس کی اپنی خواہش کے مطابق پوری نہین ہوسکتی کیونکہ یہ دُعا اس کی کل نفسٍ ذائقۃ الموت کے وعدہ کے خلاف ہے اسی طرح اس قسم کی دعائین بھی قبول نہین ہوسکتین کہ مین بغیر کھانے پینے کے زندہ رہون یا اڑکر آسمان پر چلا جاؤن یا میرا فلان بزرگ جس کو مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گذرا ہے زندہ ہو جاوے۔ میرے خیال مین لڑکی کا لڑکا نہین بن سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے لاتبدیل لخلق اللہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے بعد مین نے اُسے بتایا کہ ہم کس قسم کی دُعا کے قائل ہین۔

اوّل۔ محض دل سے خواہش کرنا یا موہنہ سے مانگنا قبولیت دُعا کے لئے کافی نہین ہوسکتا۔ ہر امر مین ایک خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لئے چند شرائط ہوتی ہین۔ جب تک ان شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جاوے نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہین ہوسکتا۔ اسی طرح ایمان عمل صالح۔ خلوص نیت۔ جناب آلہی سے سچا عشق وغیرہ قبولیت دُعا کے لئے شرط ہین جس قدر ایک انسان مین یہ باتین پائی جائینگی اسی قدر اس کی دُعاؤن مین قبولیت کا رنگ ہوگا۔ موہنہ سے دُعا مانگنا اور لوازمات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنا بے سود ہے۔

دوم۔ ہر انسان ایک تقدیر مین محصور ہے بعض باتین ایسی ہین جو اس کی قدرت سے باہر ہین اور ان پر اس کا کچھ اختیار نہین اور بعض ایسی ہین کہ اس کی قدرت خداداد کے ماتحت ہین پس دُعا تقدیر سے بیرونی اشیار پر احاطہ نہین کر سکتی بلکہ صرف ان امور مین قبول ہوسکتی ہے جو اس کی تقدیر کے اندر ہین

غرض اس آریہ کو جہان تک مجھ سے ہوسکا مین نے سمجھایا حتیٰ کہ وہ خاموش ہوگیا اس کے بعد مجھے اتفاق سے یجر وید کا اُردو ترجمہ مل گیا جسکو مین نے بڑے شوق سے پڑہنا شروع کیا کہ دیکھین اس مین کیا بھرا ہوا ہے جو آریہ لوگ اس کی اس قدر تعریف کرتے ہین۔ مگر مین نے پہلا ہی منتر پڑہا تو مجھے آریہ مذکور کا دُعا کے متعلق وہ سوال یاد آگیا وہ منتر یہ ہے۔

اے منشیو۔ جو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ پورن سامرتھ وان سب سکھون کا داتا اور سب ودیاؤن کا پرکٹ کرنے والا پرماتما ہے وہ سب کے پران انتھ کرن اور اندریون کو اوتم کرمون کے لئے متوجہ کرتا ہے ہم لوگ ان اور دگیان کی اچھا اور پراکرم کی پراپتی کے لئے سیوا کرنے کے لائق دھن اور گیان کے پونج اس پرمیشر کا سب طرح سے آسرا رکھتے ہین۔ سو تم بھی اسی کا آسرا لے کر انتی کو پراپت ہو اور پرارتھنا کرو۔ کہ اے بھگوان۔ کرپٹی۔ دیاوان۔ سرگ کے لئے گو اندوی پرتھوی وغیرہ کو ہمیشہ سکھدائک رکھئے اور کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوون کی رکھشا کیجئے۔ اور دھارمک پرتھوی آدکے رکھشک۔ اور بھی خواہ کو یہ سب چیزین سکھدائک ہون۔

اس منتر سے مفصلہ ذیل امور حل ہوتے ہین۔

(۱) یہ منتر پرمیشور کا کلام نہین اگر پرمیشور کا کلام ہوتا تو ملہم کو مخاطب کرکے کہا جاتا کہ مین جگت کا پیدا کرنے والا ہون وغیرہ۔ اور توان لوگون کو کہدے کہ ایسا ایسا کرین اور مجھ سے اس طرح پرارتھنا کرین مگر یہان کہا گیا ہے۔ اے منشیو! ہم ایسا ایسا کرتے رہین تم بھی ایسا ہی کرو اور پرمیشور سے فلان امور کے لئے دعا مانگو اس سے ظاہر ہے کہ ایک یا زیادہ شخص دوسرے لوگون کو سمجھا رہے ہین اور یہ ان کا اپنا قیاس ہے۔

(۲) رُوح اور مادہ خدا کی طرح ازلی نہین اگر ازلی ہون تو خدا اُن کا پیداکنندہ نہین کہلا سکتا مگر یہان کہا گیا ہے کہ وہ سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) آریون کا یہ عقیدہ کہ پرمیشور کوئی نئی چیز پیدا نہین کرسکتا۔ غلط ہے کیونکہ اول تو اس کو سب جگت کا پیدا کرنے والا۔ سب سکھون کا داتا اور سب ودیاؤن کا پرکٹ کرنے والا بتلایا گیا ہے اور دوم اس سے دُعا مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم مین پیدا نہ ہو۔ اگر وہ نیست سے ہست نہین کرسکتا اور مجبور ہے کہ انسان کو اس کے کرمون کے مطابق پیدائش دے تو وہ جگت کا پیدا کرنے والا۔ سکھون کا داتا اور ودیاؤن کا پرکٹ کرنیوالا نہین ہوسکتا اور نہ اس سے پرارتھنا کی ضرورت ہے۔

(۴) آریون کا عقیدہ تناسخ باطل ہے تناسخ کے رُو سے انسان اپنے کرمون کے مطابق خلقت پاتا ہے اور پرمیشور اُسی کے مطابق اسے دکھ اور سکھ دینے پر مجبور ہے پس تناسخ کا قائل اس سے پرارتھنا نہین کرسکتا اگر کرے تو بے وقوف دیوانہ کہلائے گا کیونکہ جب وہ مانتا ہے کہ وہ انعام کے طور پر کچھ عطا نہین کرسکتا تو اس سے مانگنا بے سُود ہے۔ اس منتر مین پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہم مین پاپی یا چور ڈاکو پیدا نہ ہو۔ مگر اگر کسی شخص کے اعمال ایسے ہین کہ اس کے گھر مین پاپی یا چور ڈاکو پیدا ہو اور ایک دوسرے کے کرم ایسے ہین کہ وہ چور یا ڈاکو یا پاپی پیدا ہو۔ تو پرمیشور مجبور ہے کہ اس کو دوسرے کے گھر مین چور ڈاکو یا پاپی پیدا کردے کیونکہ تناسخ کی رو سے اس کا کام کمہار کی طرح محض جوڑنے جاڑنے کا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس منتر کا کہنے والا یا تو مسئلہ تناسخ کا قائل نہین۔ اور اگر ہے تو وہ کوئی پاگل دیوانہ ہے۔

(۵) اس منتر کا کہنے والا کوئی برہمن۔ غلام یا نوکر ہے جو اپنے آقا یجمان کے لئے بھی دُعا کرتا ہے کہ اس کے پشو یعنے مویشی صحیح سلامت رہین۔ یا برہمنون۔ غلامون یا نوکرون کو سکھاتا ہے کہ تم بہر دُعا کیا کرو۔

(۶) اس منتر مین سکھایا گیا ہے کہ خدا کسی چیز کو پیدا کرنے اور خاص شکل مین پیدا کرنے کے لئے مجبور نہین وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور محض اپنے فضل سے۔ نہ کسی کے پُرانے کرمون کے باعث طرح طرح کے انعام و اکرام کرتا ہے انسان اپنے اختیار خداداد سے اپنی بدکرداریون کے سبب عذاب مین گرفتار ہوجاتا ہے ورنہ اس نے سب کو معصومیت اور اسلام کی پیدائش دی ہے اگر یہ باتین صحیح نہین تو اس کو جگت کا پیدا کرنے والا اور سکھون کا داتا اور ودیاؤن کا پرکٹ کرنے والا کہنا اور یہ کہنا کہ وہ اتم کرمون کے لئے متوجہ کرتا ہے اور اس سے یہ پرارتھنا کرنا کہ اے بھگوان کرپا کیجئے کہ جس سے کوئی چور ڈاکو یا پاپی ہم مین پیدا نہ ہو اور یجمان کے پشوون کی رکھشا کیجئے وغیرہ۔ یہ سب امور باطل اور فضول ٹھہرتے ہین۔

چونکہ ستیارتھ پرکاش کا مصنف اور اس کے ماننے والے اس بات کے قائل ہین کہ پرمیشور کوئی نئی شے پیدا نہین کرسکتا اور روح اور مادہ اس کی مانند ازلی ابدی ہین اور وہ روح اور مادہ کو ان کے کرمون کے مطابق ترکیب دینے پر مجبور ہے۔ (حالانکہ اول تو کسی چیز مین جبلی طور پر طاقت فصل اور وصل کا ہونا کسی فلسفہ کے رو سے صحیح نہین اور اگر صحیح مان بھی لیا جاوے تو پرمیشر کی ضرورت ثابت نہین ہوتی) اور اُس سے دُعا مانگنا یا پرارتھنا کرنا بے سود ہے اس لئے اس منتر سے دو اہم نتیجے جو برآمد ہوتے ہین یہ ہین۔

اوّل ممکن ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے اکثر مضامین ویدون کے لئے

گئے ہون - مگر یقیناً اس کا بہت سا حصہ ویدون کی تعلیم کے مخالف ہے اور اس کی بنیاد پنڈت دیانند صاحب کا اپنا خیال ہے جس کو اس نے کسی خاص ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ویدون کی طرف منسوب کر کے شائع کر دیا ہے - کم از کم یہ منتر پرمیشور کو پیدا کرنے والا اور دُعاؤن کے قبول کرنے والا اقرار دیتا ہے - جس سے رُوح مادہ کی قدامت اور تناسخ صاف اُڑ جاتے ہین مگر پنڈت دیانند صاحب بڑی شدّ و مد سے اپنی کتاب مین ان عقائد کے خلاف ثبوت بہم پہونچانے کی بے سُود کوشش کرتے ہین پس یہ ہرگز تسلیم نہین ہو سکتا کہ ستیارتھ پرکاش کے کل مضامین ویدون کی تعلیم کے عین مطابق ہین - بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایک حد تک خود آریون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ستیارتھ پرکاش قابل اعتبار کتاب نہین اور بغیر جرح اس کو مان نہین سکتے چنانچہ اونہون نے پہلے اڈیشن مین جو یہ بات درج تھی کہ روح انسانی شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے اور جب مرد اور عورت اس کو کھاتے ہین تو وہ رُوح ان مین حلول کر جاتی ہے - اور عورت کے رحم سے نئی شکل مین پیدا ہوتی ہے اس کو نئے اڈیشنون سے نکال دیا ہے -

دوم - عام طور پر دیانندی صاحبان ویدون کی تعلیم سے بالکل نابلد ہین اوھنون نے انکو کبھی دیکھا بھی نہین اور نہین جانتے کہ ان مین کیا لکھا ہے - وہ اندھا دھند ستیارتھ پرکاش کی تقلید کرتے ہین اور اسی کو آسمانی کتاب سمجھ رہے ہین مگر اس کے ماخذ سے بالکل ناواقف ہین پس کیسے افسوس کی بات ہے کہ خود اوھنون نے ویدون کو پڑھا نہین - اور نہ ان کی تعلیم سے کماحقہ واقف ہین مگر دوسرون کو انکی تعلیم سنوانا چاہتے ہین - ان کو چاہئے کہ پہلے خود سنسکرت سیکھین اور ویدون کو پڑہین اور دیکھین کہ ان مین کیا لکھا ہے اس کے بعد ان کو حق پہونچ سکتا ہے کہ اگر کوئی ان مین حق اور پسندیدہ بات ہو تو وہ ہم کو بتائین - مگر ہان دیانندی بیچارے بھی معذور ہین - سنسکرت اب کسی ملک مین بولی نہین جاتی - وہ مُردہ ہو چکی ہے - تباہ اور فنا ہو چکی ہے اور دنیا سے نیست و نابود ہو چکی ہے وہ اب پڑہین اور سمجھین کس سے اور دوسرون کو سمجھائین کیا - یقیناً زبان کا مُردہ ہونا اس کی کتابون کو مردہ ثابت کرتا ہے اور ساتھ ہی اس مذہب کو بھی جو اس زبان مین کسی وقت مین دنیا مین بھیجا گیا تھا - یقیناً یاد رکھو اس وقت روئے زمین پر ایک ہی زندہ زبان اور زندہ مذہب ہے جس کا نام پاک اسلام ہے اور وہی زندہ رسُول ہے جو اس مذہب کو لایا اسی کی پیروی سے نجات مکتی اور حیات جاوید حاصل ہو سکتی ہے - دنیا مین صرف عربی زبان ہی ایسی زبان ہے جو تغیر پذیر نہین اور اسلام ہی کی وہ کتاب قرآن کریم ہے جو انسانی دست بُرد سے پاک ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہی اب وہ رسُول ہے - جس کی اتباع سے تمام فلاح کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہین - ممکن ہے کوئی آریہ سوال کرے کہ اگر ویدون کی زبان اب سمجھی نہین جا سکتی تو اس کا ترجمہ کیسے ہو گیا اور تم نے کیسے سمجھ لیا سو اس کا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت یہ ترجمہ یجر وید کا جو میرے پاس ہے اور جس کو ترجمہ اُردو کہا گیا ہے یہ پورا ترجمہ اُردو نہین کیونکہ جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے - بہت سے الفاظ سنسکرت مین ہی رکھدئے گئے ہین" اور مترجم نے ہر منتر کے مطلب کو اپنی زبان مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کا محض اپنا خیال ہے نہ کہ منتر کا مطلب - سنسکرت ایسی پُرانی زبان نہین جو دیانندی ظاہر کرتے ہین - بلکہ جیسا کہ لفظ سنسکرت اور تاریخی شہادت سے ثابت ہے یہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے ہزارہا سال بعد جب آریہ ہندو - ہندو کش وغیرہ کے پہاڑون کو عبور کر کے ہندوستان مین آئے اس کا رواج ہُوا یعنے آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے - مرور زمانہ سے قدرتاً اس مین تغیر واقع ہوتا رہا حتے کہ وہ زبان معدوم ہو گئی گو اب بھی پنجابی اور بنگالی وغیرہ مین بہت سے ایسے الفاظ ہین - جو سنسکرت سے ملتے ہین اور ان کے ذریعہ ایک جھلک کے طور پر حقیقت کا پتہ لگ سکتا ہے - یہ ہر شخص جانتا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ چند صدیون مین ہی زبان مین تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے پس لاکھون برسون کے بعد تو ایک زبان کا نشان تک نہین رہ سکتا - مگر بعض سنسکرت الفاظ کا اب تک بعض زبانون مین قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ یہ زبان مہابھارت کے زمانہ کے قریب کی زبان ہے -

غرض اسلام - اسلام کی زبان - اسلام کی کتاب اور اسلام کا رسُول ہی اب رُوئے زمین پر زندگی رکھتے ہین اور ان کی پیروی سے ہی ہمیشہ کی زندگی اور مکتی یعنے نجات حاصل ہو سکتی ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار - برکت علی از شملہ

بدرِ خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

مسز اکمل نے جو مضمون زیور وغیرہ کے متعلق لکھا ہے وہ درحقیقت بہت مفید ہے - جزاہا اللہ احسن الجزاء - لیکن آج کل قریب زمانہ سے مسلمانون مین بھی زیورات کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کوئی حد نہین رہی - کانون مین اس قدر اور اتنا زیور پہنا جاتا ہے کہ گردن اِدھر اُدھر کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور بالیون کے چھید بہت بڑھ جاتے ہین جس سے کان بہت بدشکل معلوم ہوتے ہین - بہنون کی خدمت مین میری یہ عرض ہے کہ وہ خود اپنی ننھی ننھی بچیون کو ایسی بے جا اور ناحق کی تکلیف نہ دیا کرین - بھیرہ مین تو دو تین روز کی لڑکی کے کانون مین بیس بیس تیس تیس چھید کرا دئے جاتے ہین الامان کیسی بے رحمی اور بے دردی ہے - میرے خیال مین یہ سخت نادانی ہے - جب تک لڑکی پانچ چھ سال کی نہ ہوے اُس کے کان ہرگز نہ چھدوانے چاہئین - اور سُوراخ تو ایک ہی کافی ہے لیکن دو یا تین سے زیادہ نہ ہونے چاہئین - ہمارے گھرون مین سر کے زیورات داؤنی - تعویز - چونک وغیرہ جو عموماً پہنے جاتے ہین میرے خیال مین بہت فضول ہین - ہمارے ملتے پر اللہ تعالیٰ نے کیا خوشنما بال سجا رکھے ہین جن کی مانند نہ سنار نہ سادہ کار بنا سکتا ہے - پس ہمین چاہئے کہ اس کی عنایات کا شکر کیا کرین اور ان کو بالکل نہ چھپاوین - کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے چھپانے والون سے سخت ناراض ہوتا ہے - چنانچہ قرآن شریف مین فرماتا ہے - کہ ویکتمون ما اتاہم اللہ من فضلہ اور ناشکرے وہ ہوتے ہین جو چھپا دیتے ہین اس چیز کو جو عطا کی ہے انہین اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے - اگر سر ماتھے پر کوئی زیور پہننا ضرور ہی ہو تو بندی اور ہلکا سا ٹیکا پہن لیا کرین -

گلو کے زیور بہت بھاری اور بہت اچھے نہین ہوتے خصوصاً جب چھوٹا بچہ گود مین ہو اور اس کو دودھ پلانا ہو ایسی حالت مین بہت وقت واقع ہوتی ہے زیور بار بار اس کے سر پر گرتا ہے تو ننھے بچے کو چوٹ لگ جاتی ہے اور معصوم بچے کو خواہ مخواہ کی تکلیف دی جاتی ہے - اس لئے گلے مین کوئی ہلکا سا خوشنما یا ٹیپ گلو بند بس ہے - مین تو کرتہ کے بٹن ہی کافی سمجھتی ہون ہاتھ کے زیور بچہ کے دشمن ہوتے ہین اب جو نئی قسم کی پہنچیان نکلی ہین جن کے دانے نوکدار ہوتے ہین اور وہ چوڑیان جن کو چوہے دندیان کہتے ہین سخت بیہودہ زیور ہین - سب سے عمدہ نازک اور خوشنما زیور تو انگوٹھیان ہین اور وہی کافی ہین - پاؤن کے سب زیور وبال جان ہین نہ نماز پڑھی جاتی ہے نہ بچہ کو پاؤن پر بٹھایا جاتا ہے اور نہ خود ہی پاؤن کے بل بیٹھ سکتے ہین بہتر تو یہ ہے کہ پاؤن کے زیورات ترک کر دئے جاوین - لیکن اگر ترک نہ کر سکین تو چھلّے یا پچھّیان ہی کافی ہین - قیدیون کے ہاتھ پاؤن مین اس قسم کے زیورات پہنائے جاتے ہین - جو اس ملک مین خواتین اپنے آزاد گھرون مین پہنتی ہین - اس لئے مین دُعا کرتی ہون یا آلہی ہمین اور ہماری اولاد کو دنیا کے پھندون سے بچا زیورات کا ایک دینی نقصان جو تقوےٰ کے برخلاف ہے وہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت زیور ہو اُسے غرور بہت ہو جاتا ہے

اور وہ اپنی جیسی موتہہ ناک کان والی عورتون کو نظر حقارت سے دیکھتی ہے اور اس کو پوچھتی تک نہین - چنانچہ دو سگی بہنون کی ایک حکایت مشہور ہے کہ ان مین سے ایک امیر گھرانے مین بیاہی گئی اور ایک غریب کے ہان - ایک موقع پر جب امیر بہن کے ہان کچھ تقریب شادی کی ہوئی تو غریب بہن بھی بلاوے پر اس کے ہان پہونچی وہان دیکھتی کیا ہے کہ امیرون کی بہت قدر ہوتی ہے اور با تکلف مہمان نوازی انہین کی ہوتی ہے اور غریبون کو کوئی پوچھتا تک نہین چنانچہ اس کو بھی کسی نے نہ پوچھا اور امیر بہن نے بھی کچھ خیال نہ کیا - آخر یہ غریب بیچاری ہمت مایوس ہو کر اپنے گھر واپس چلی آئی - اس غریب بہن نے مگر اتنی شرافت کی کہ امیر بہن سے کوئی گلہ یا ناراضی کا اظہار اس وقت کچھ نہ کیا جب دوسرے موقع پر امیر بہن نے بلایا تو اس غریب بہن نے بہت سا زیور مانگ کر پہنا اور امیر کے ہان بہت شان سے آئی - اب کی دفع اس کی بہت ہی خاطر تواضع ہوئی اور امیر بہن نے اپنے معزز مہمانون سے یہ کہہ کر ملاقات کرائی کہ یہی ہماری پیاری بہن صاحبہ ہین - چنانچہ سب نے اکرام کیا اور اپنے ساتھ بٹھلایا - جب دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا تو سب نوش فرمانے لگین - مگر یہ غریب بہن بجائے کھانے کے ایک ایک لقمہ ہر کھانے سے اٹھاتین اور اپنے مختلف زیورات پر لگانے لگین سب مہمان ہنسنے لگے کہ یہ عورت پاگل ہو گئی ہے کہ زیورون پر کھانا لگا رہی ہے - جب امیر بہن کی نگاہ پڑی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو - اس نے جواب دیا کہ مجھے اب کی دفعہ محض ان زیورات کی بدولت یہ عزت ملی ہے - اور یہ کھانا نصیب ہوا - اس واسطے مین انہی کو کھلاتی ہون - ورنہ مین ایک دفعہ پہلے بھی تو اس گھر مین آئی تھی اور بہت بے وقعت ہوئی تھی - یہ سن کر امیر بہن بہت شرمندہ ہوئی اور معافی مانگی -

موجودہ مروجہ برقعہ کے نقائص

مروجہ برقعہ ہمارے لئے ٹھیک پردہ نہین ہے خصوصاً جس حالت مین ہمین بچہ گود مین اٹھا کر چلنا پڑتا ہے اس وقت نیچے اور سامنے سے برقعہ ہٹ جاتا ہے اور اس کے سنبھالنے اور پھر چلنے مین سخت تکلیف ہوتی ہے -

پھر مروجہ برقعہ مین بھاری نقص یہ ہے - کہ جب ہم راستہ چلتے ہین تو ہم سب نامحرمون کو دیکھ سکتی ہین - اگرچہ اور کوئی ہمین دیکھ نہین سکتا - لیکن پردہ تو دو طرفہ ہونا چاہیئے ان نقائص کے دور کرنے کے لئے مین نے آجکل خود ایک برقعہ تجویز کیا ہے اور تیار کر کے استعمال بھی کرتی ہون - اور مین تجربہ سے کہتی ہون کہ فی الحال اس سے بہتر برقعہ نہین ہو سکتا اس برقعہ کے دو حصے ہین ایک نیچے کرتہ اور دوسری ٹوپی - کرتہ لانبا کہ پاؤن تک پہنچ جاوے اور خوب گھیرے دار کہ ہر قسم کا بدن اس مین معلوم نہ ہو سکے ایسے ہی آستین گھیرے دار اور اس کی جھالر اتنی بڑی کہ ہاتھ پاؤن بھی ڈھک جائین اس مین قمیص کی طرح گلو مین بٹن ہون گے - ٹوپی عبری دار ہے اور عبری اتنی بڑی کہ سینہ بھی اچھی طرح ڈھک جاوے آنکھون کی جالی سے اوپر ایک کپڑا بڑھا کر بذریعہ تار کے لگا دیا جاتا ہے کہ چلنے کے وقت صرف نیچے راستہ یا اور اشخاص کے صرف پاؤن نظر آوین اور کچھ نہ دکھائی دے -

نقشہ برقعہ گلو مین بٹن والا
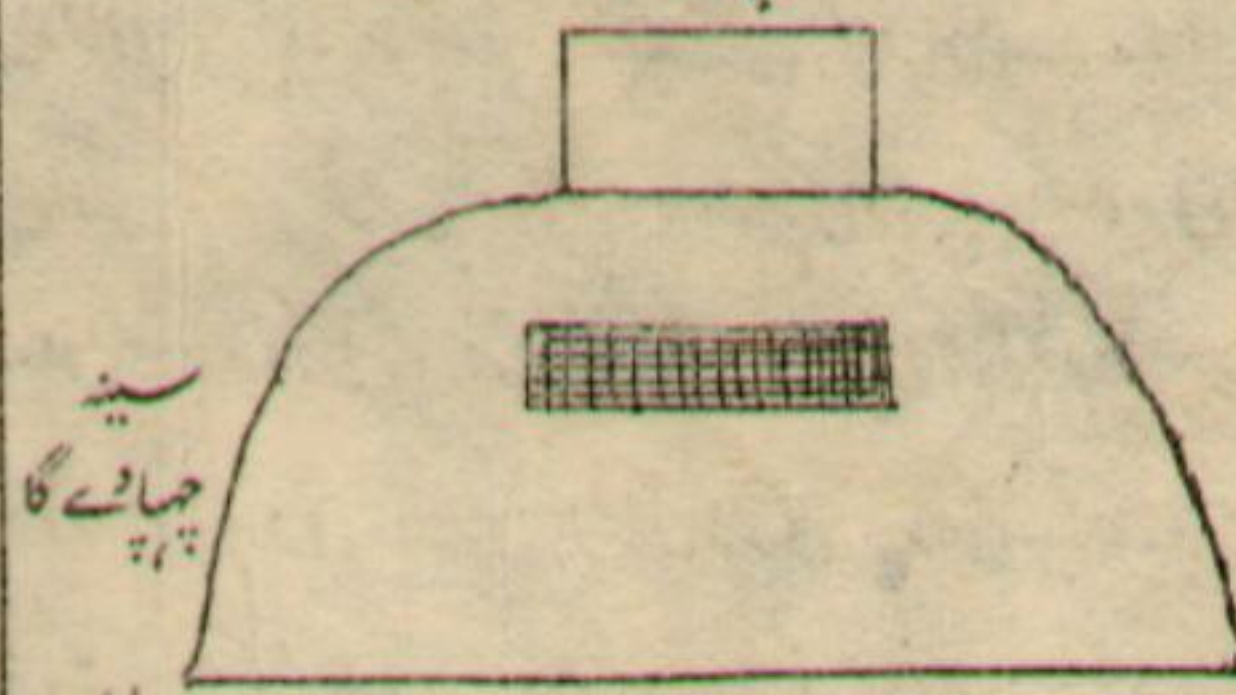
الہیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر (پرتاب گڈھ)

فصاحتِ قرآنی

مین نہین جانتا جس حالت مین لبید بن ربیعہ جیسے فصیح و بلیغ شاعر عبد اللہ بن قیس جیسے سخن شناس اور نکتہ سنج - کعب بن مالک جیسے قادر الکلام - حسان بن ثابت جیسے طوطیٔ عرب - عباس بن مرداس جیسے گرامی منزلت شاعر ولید بن مغیرہ جیسے محقق اور بے نظیر سخن ور اور دیگر جلیل القدر تعلیم یافتہ اور شیوخ قبائل عرب اس کی فصاحت پر ایمان لا کر اس کے دائمی فدائی بن گئے تو ایسی حالت مین وہ لوگ جو اُردو فارسی بھی اچھی طرح سے نہین جانتے وہ کس طرح قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت پر منہ آتے ہین وہ قرآن جس کی حکومت دنیا مین آج تیرہ سو سال سے قائم ہے اور ہر صدی بلکہ ہر قرن مین اس کی شوکت و عظمت اور شہرت کو ترقی ہوتی اور رہوی ہے، مگر ہم تو یہ کہین گے کہ قرآنی فصاحت سے انکار کرنے والا مرض بغض حسد مین شرابور ہے ہٹ دہری و تعصب مین چکنا چور ہے اس لئے دو روز روشن مین سیاہ و سفید کی تمیز سے معذور ہے - خصوصاً دیانتداری زرۃ تو اس بات پر مجبور ہے اس لئے ہم کہتے ہین کہ ایک مسافر نہین ہزار مسافر اگر جو چاہین سو کرین - قرآن اپنی منزلت پر قائم ہے - حق حق ہی ہے اور باطل باطل ہی ہے -

(خاکسار محمد اسمٰعیل خان نظامی از مزنگ لاہور)

قائلین حیات مسیح سے ایک سوال

دُعا - اللھم اغفرلی وارحمنی و اھدنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی مندرجہ بالا دُعا نمازین درمیان دو سجدون کے جلسہ استراحت مین پڑھنا مسنون ہے - دُعائے متذکرہ بالا مین رفع کے لئے استدعا کیا گیا ہے اب سوال یہ ہے کہ جب یہی رفع کا لفظ حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو قائلین حیات حضرت مسیح اُس سے رفع جسمانی مراد لیتے ہین تو ضروری ہوا کہ اس دعا مین بھی رفع کے معنے جسمانی کرنے چاہئین - کیا ہمارے مخاطب ثابت کر سکتے ہین - کہ اس دُعا کے سکھلانے اور برسون پڑھنے والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور نیز تابعین و تبع تابعین و نیز کثیر جماعت دیگر مومنین جو اس دعا کو ہر روزہ نماز مین پڑھتے ہین ان کے جسم بھی آسمان پر اُٹھائے گئے ہین - کیسے افسوس کی بات ہے کہ رفع کا لفظ جب حضرت مسیح کے ساتھ آوے تو اس کے معنے جسمانی رفع کے لئے جاتے ہین اور وہی لفظ جب افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آوے تو اس کے معنے اور کئے جاتے ہین - ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند این فضیلت را
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اے مسلمانو خدا کے لئے غور کرو اگر رفع کے معنے جسمانی رفع ہین - تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر کسر شان ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ایک عرصہ تک رفع کی خواہش کی - مگر (معاذ اللہ) قبول نہ ہوئی اور بالآخر زمین ہی مین مدفون ہوئے - برین عقل و دانش بباید گریست -

خاکسار غلام نبی احمدی ساکن چکوال حال وارد میدنا پور (بنگال)

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ - یورپ - آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین - اگر کسی دوست کو ضرورت ہو - تو ہم سے منگوا سکتے ہین -

شکریہ - ان احباب کا نہایت خلوص دلی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ جنھوں نے میری اپیل کی طرف توجہ فرماکر بدر کے خریدار دیئے ہیں ان میں سب سے اول منشی فضل کریم صاحب اکونٹنٹ ہیں جو پانچ خریدار دے چکے ہیں

سیّد القوم خادمہم

عبد الرحمان ناصر خلیفہ اسپین کی نسبت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھوڑے پر سوار جا رہا۔ دیکھا کہ ایک ٹوٹی ٹانگوں والا کتّا پیاس کے مارے دم توڑ رہا ہے۔ اس غریب و مظلوم حیوان پر خلیفہ کو اس قدر رحم آیا کہ گھوڑے پر سے اُتر پڑا۔ اور نہر سے چُلّو بھر بھر کر کُتّے کے پاس لاتا اور اس کو پلا دیتا یہاں تک کہ اسی طرح دس مرتبہ آنے جانے کے بعد کُتّا سیر ہو گیا۔ اور اُس نے اظہار شکر کے طور پر اپنی دُم ہلانی شروع کی۔ پھر اپنے محل میں واپس آکر ایک خاص کمیٹی منعقد کی جس کا نام تھا۔ انجمن محافظ حیوانات اور جس کا فرض تھا کہ کسی حیوان کو ناجائز طور سے کسی تکلیف میں مُبتلا پائے تو اُس کی دستگیری کرے۔ (م - پ)

امن پسندی کیساتھ تبلیغ حق

بُدھ دیو سے پورن نے درخواست کی۔ کہ مجھ کو بھکشو بنایا جاوے۔ بُدھ نے کہا۔ کہ بھکشو کی زندگی سخت زندگی ہے۔ تمہیں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا پورن نے کہا میں مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ کیا مشکلات ہو سکتی ہیں؟ بُدھ نے کہا۔ فرض کرو تم کو لوگ گالیاں دیں پورن نے کہا میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ کیسے بھلے ہیں جو مجھے مُکّوں سے مارتے نہیں گالیاں دینے پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ بُدھ نے کہا کہ فرض کرو وہ تمہیں مُکّوں سے مارتے ہیں۔ پورن نے جواب دیا کہ میں ان کا شکرگزار ہونگا اور کہونگا کہ کیسے نیک انسان ہیں مجھے مُکّوں سے مارتے ہیں۔ لیکن لکڑی یا پتھر سے زخمی نہیں کرتے۔ بُدھ نے کہا۔ ممکن ہے بعض لوگ تمہیں لکڑی پتھر سے زخمی کریں۔ پورن نے کہا۔ اس حالت میں بھی میں ان کا شکرگزار ہوں گا اور کہونگا۔ دیکھو یہ لوگ میری زندگی کو قیمتی سمجھتے ہیں۔ مجھے جان سے مار نہیں دیتے۔ فقط زخمی کرتے ہیں۔ بُدھ نے کہا کہ دھرم پرچار کرتے ہوئے ممکن ہے کہ تمہیں لوگ جان سے ہی مار دیں۔ پورن نے کہا میری زبان ایسے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کریگی میں سمجھوں گا کہ یہ لوگ دیا کرتے ہیں کہ جو مجھے دُنیا کے دُکھوں سے آزاد کر کے نروان کی پدوی دلاتے ہیں۔ بدھ نے کہا اس دشواری کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اب مجھے کوئی سندیہ نہیں۔ (آر۔ گزٹ)

چودہویں صدی

چند سال قبل اس کے چودہویں صدی ہفتہ وار اخبار ایک مشہور اسلامی اخبار تھا اور اس کے اڈیٹر قاضی سراج الدین احمد کی قابلیت بھی کسی مزید حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپنے اب چودہویں صدی کو ماہواری رسالہ کی صورت میں تبدیل کیا ہے۔ اس جنوری کے نمبر میں مضمون گو پرانی باتوں کے متعلق ہیں مگر ہیں بہت لطیف۔ ایک چیفکورٹ کا فیصلہ متعلقہ حق وراثت ولد زوجۂ خامسہ ہے۔ اردو زبان کے متعلق خط و کتابت ہے۔ تقسیم بنگال پر نہایت شستہ خیالات اور بنگالیوں کے شور و شر پر روشنی ڈالی ہے۔ ٹرکی انقلاب پر ایک مبسوط مضمون ہے۔ حجم کی کوئی قید نہیں۔ چندہ سالانہ للعہ۔ اعلیٰ مضمون لکھنے والے کو اشرفی انعام ملیگا۔

اہلحدیث

میں کسی صاحب نے تحریک کی ہے کہ مجلس شوریٰ بنائی جاوے جو ہر نزاع کا فیصلہ کرے اور ہم تفرقہ سے بچ جاویں۔ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں ایک عالم کو اس قید میں مقید کرنا کہ وہ اپنے فہم کو دوسرے کے فہم کے مقابلہ میں چھوڑ دے ایمان بالجبر ہے

بڑھ کر نہیں وہ اور لکھتا ہے "کہنے والا کہے گا میں ارباب شوریٰ کا مقلد نہیں"۔ دیکھئے ہمارے مخالفوں کو کیا کیا مشکلات ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ان کا کوئی امام نہیں کہ اس کے سامنے سب اپنی اپنی رائے خلوص قلبی سے چھوڑ دیں۔ اہلحدیثو! کیوں پریشان ہوتے ہو۔ آؤ سب ایک امام کی بیعت کرلو۔

اہلحدیث لکھتا ہے کہ ندوہ اپنی نظیر کانفرنس اور لیگ کو نہ بناوے بلکہ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کو بناوے جس طرح انجمنہائے اسلامیہ کے جلسے کھلے بندوں ہوتے ہیں۔ ندوہ بھی اسی طرح کرے اگر کوئی جلسہ بغرض مشورہ کرنا منظور ہو تو خاص خاص لوگوں کا ہو سکتا ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور جب تک ایسا نہ ہوگا۔ پبلک کو اس سے کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہو سکتی۔

بمبئی - یونیورسٹی کے جلسہ کانووکیشن میں ہز اکسیلنسی گورنر نے بحیثیت چانسلر کے اپنی تقریر میں طلباء کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری عمر کے نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام طریقوں کا علم حاصل کر سکو۔ جن سے ہندوستان پر حکومت کی جاتی ہے پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کا علم صرف مطالعہ اور مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے تمہیں معلوم ہے۔ کہ ہندوستان کی حدوں پر کیسی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں۔ جو لوگ انقلاب کی کوشش کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ انقلاب سے ہندوستان کی تہذیب ایک صدی پیچھے جا پڑیگی۔

بستار ایک باجگزار ریاست ہے جس کا رقبہ ۱۳۰۶۲ مُربع میل ہے اور میریا قوم نے جو اس کی آبادی کا ۵/۱ ہیں راجہ صاحب کے خلاف بغاوت کی ہے۔ میریا قوم مثل بھیلوں کے ہندوستان کے اصلی قدیم باشندوں میں سے ہیں اور بہت عرصہ نہیں گزرا کہ ان میں انسانی قربانی کی رسم جاری تھی۔ باغیوں نے بازار لوٹ لئے ہیں اور چند پولیس کی چوکیاں اور مدرسے جلا دئے ہیں اور ریاست کا ایک ملازم سخت زخمی ہوا ہے یہ لوگ تیر کمانوں سے مسلح ہیں ان کے زیر کرنے کے لئے ۲۰۰ پولیس مینوں کی جماعت روانہ کی گئی ہے۔

طہران سے روس میں خبر پہنچی ہے کہ دو جہاز مسافروں کے اور ایک سٹیمر باربرداری کا جن کے نام معلوم نہیں ہیں۔ بوشہر سے روانہ ہونے کے بعد ایک سخت طوفان میں ڈوب گئے ۲۰۰ مسافر اور ملاح ہلاک ہوئے۔ (آر می)

کلکتہ میں ۲ پٹھان گرفتار ہوئے ہیں اور ۵۰ ہزار کا مال منجملہ افیون و کوکین برآمد ہوا ہے۔

لاہور سنٹرل جیل سے چار شنبہ کی رات کو دو قیدی فرار ہو گئے

امیر صاحب نے جو ایک نقرئی جھاڑ جامع مسجد دہلی کے لئے بھیجا تھا چند روز ہوئے چوری چورا کرے گئے۔

انبالہ میں بم کے متعلق جو ایک برخاست شدہ کلرک مسمی محمد عمر ماخوذ تھا رہا کر دیا گیا

قسطنطنیہ میں ترکی مجلس وزراء کی ایک میٹنگ میں اس معاملہ پر غور و بحث ہونے کے بعد یہ رائے قرار پائی ہے کہ ایک بڑی امدادی فوج جس میں ترکوں کی ۲۰ پلٹنیں شامل ہوں بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لئے یمن بھیجی جائے۔ علاوہ ازیں اس کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ جھوٹی کشتیاں بحیرہ قلزم میں بھیجی جاویں۔ تاکہ وہ بحیرہ مذکور پر ممنوع سامان کی پوشیدہ درآمد مسدود کریں اور آتشیں اسلحہ اور کارتوسوں کی ناجائز تجارت نہ ہونے دیں۔

سنگاپور کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ سیلاب سے علاقہ جوہور (جزیرہ بورنیو) کی بیسیوں میل ریلوے لائن بہ گئی ہے۔ جس کو از سر نو تیار کرنا پڑیگا

ڈاکٹر کارل کم سرگروہ سوڈان متحدہ مشن نے جو وسط افریقہ میں ایک عرصے تک سیاحت و سفر کرنے کے بعد حال میں ہی انگلستان آیا ہے ریوٹر کے قائمقام سے کہا کہ بت پرست افریقیوں کو تسخیر کرنے کی فرنگستانی کوششوں کے ساتھ ہی مسلمان تاجر و واعظین آجاتے ہیں

تجارت کا راز ۲۸۳

(بے کاروں کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس نوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ اب میونسپلٹی برانڈ قسم علی بغیر امداد آگ وبھی دیو نہ صرف اس بنٹ میں سکھانے کی پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کو سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری بتلائی ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس کر دی جاوے گی جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) بیلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاوے گی غریب احمدی احباب کو فیس ۵ر کی رعایت ہوگی (۵) اگر مسالہ تیار ہو تو ایک من میں خواہ ۵ من تیار کر لو۔ المشتہر۔ غلام محی الدین مینیجر احمدی موضع قلیندہ والی سب آفس کھوڑیانوالہ۔ تحصیل و ضلع لائل پور

اعلان ۲۸۳

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی و کشمیری لوئی و عینک و پیل و کرسٹس جن صاحبان کو ضرورت ہو بارعایت ارزاں یہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرما دیں۔ انشاء اللہ فائدہ رہے گا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں۔ راول پنڈی۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۲۸۳

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اخبار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ظلہ کے تجویز و نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کے اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ **برائے امراض چشم بسیار مفید است** - اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی بڑی ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگوں نے بھی استعمال کر کے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے مثلاً ملتان کے مفتی فضل الرحمن صاحب۔ ایڈیٹر طبیب حاذق۔ حکیم مولوی قطب الدین حکیم محمد زمان وغیرہ بہت سے لوگ ہیں۔ سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے آپ تجربہ کر کے دیکھیں۔ یہ سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل نزد۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے

قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۶ر - قسم دوم ۴ر - قسم سوم ۳ر

اصلی ممیرا قسم اول ۱۰ر - قسم دوم ۸ر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ ۲۸۳

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریاں صندوقیں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں گو کہ میں خود تو کارخانہ دار نہیں اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے مالک صاحب سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے نیز اس کے بہت سے نیک چال چلن ہونے کی اطلاع ہو جانے سے اس کے مالک کو اور کارخانہ کو بھی اچھا آدمی ہونے اور اچھا کام کرنے کی وجہ سے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو کوئی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا کریں انشاء اللہ حسب خواہش روانہ کیا جاوے گا نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماری کی شرح سے مزید واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے۔ علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی ہر دو قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابن کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر کے فائدہ اٹھاویں۔ المشتہر حکیم محمد دین دروازہ دلیہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

ضرورت ملازمان ۲۸۳

اول یہ کہ ہم کو چار درزیوں کی ضرورت ہے جو بخوبی کام کر سکیں۔ دوم یہ کہ ہم کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو مشین جراب کا کام بخوبی کر سکے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے

(قمر الدین - سوداگر - کیکرہ بازار از پھادن ایکلوہ گورداسپور)

پانچ روپے سے ۲۰۰۰۰۰ دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے (۳۸۳)

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے **تجارت** شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا بے قیمت اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب **ڈپٹی کمشنر** بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اس قدر کثرت سے بکنا بھی ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر ڈی این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ **ایڈورڈ ہفتم** خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا تمام سفوف کو چمکا کر خون **صالح بکثرت** پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ معزز عہدہ داران **سلطنت** کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور **۸۸۳** روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں اُن کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے پر رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت احتلام اور طفولیت کی ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں اُنکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ رنگ کی زردی چہرہ کے لئے اکسیر ہے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجاتی ہے تو بجا ہے حلق سے اُترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بُزدل کو جوانمرد۔ جوان کو مستانہ اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عـ۸) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مُردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ طلا روغن واقعہ سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزول طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بناتا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن واقعہ سستی چار روپے چار آنہ (عـ۴)۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور

حضرت مولٰینا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

سورۂ بنی اسرائیل

(مورخہ ۶۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع اوّل)

قرآن مجید جو کچھ ہم کو سناتا ہے کئی حصوں پر منقسم ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جو آیات ہیں وہ ڈیڑھ سو کے قریب ہیں اور قریباً ڈیڑھ سو احادیث ہیں (بحذف مکررات)۔ پس یہ جو چھ ہزار آیات باقی ہیں۔ یہ کس لئے ہیں عزیزان انسان کو بہت ضرورتیں ہیں۔ ایک خداشناسی ایک خدا کو راضی کرنا۔ ایک مخلوق پر شفقت۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن سے باقی قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ڈیڑھ سو آیات کے متعلق ہی کل بحثیں رہیں اور پھر اس پر بھی اکثر مسلمانوں کا عمل نہیں جیسا کہ عام طور پر مسلمان بے نماز ہیں۔ کسی کا مال کھانے میں بعض کو کچھ تامل نہیں ہوتا۔ وراثت کے متعلق تو لڑکیوں کے بارے میں عمل ہی اُٹھا دیا ہے۔ حلال کمائی کے لئے کچھ تڑپ نہیں رکھتے۔ چہ جائیکہ خدا کا عرفان اس کی رضامندی اور شفقت علی خلق اللہ کی تڑپ ہو۔

یہ سورۃ یہ بتانے کے لئے ہے کہ متقی کو کیا انعامات ملتے ہیں اور فاسق شریر عہد شکن کو کیا سزا ملتی ہے۔ مدینہ میں یہودی تھے اس لئے ان کو بیدار کیا۔

سبحٰن۔ اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ یہود کو جو بابلیوں اور رومیوں نے تباہ کر دیا اس میں اللہ ظالم نہیں۔ بلکہ اس نے جو کچھ کیا اس سے اس کی تنزیہ ثابت ہوتی ہے۔ گندوں سے اس کو پیار نہیں۔

اسرٰی بعبدہٖ۔ یہاں لوگوں نے معراج کا ذکر کیا ہے یہ بہت مناسب ہے کیونکہ معراج ان واقعات صحیحہ کا بیان ہے۔ جو آپ کے بعد (بھی) آپ کے جانشینوں کو پیش آنے والے تھے۔ میرا ایمان ہے کہ معراج یقظہ میں ہوا ایسے یقظہ میں جس کے سامنے ہماری بیداری بمنزلہ خواب کے ہے۔ ایک شخص نے میرے بدن پر ہاتھ لگا کر پوچھا کہ اس جسم کے ساتھ معراج ہوا۔ میں نے کہا یہ تو نور الدین کا جسم ہے۔ پھر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا۔ میں نے کہا کہ یہ آپ کا جسم ہے۔ مبہوت رہ گیا۔

ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کہتے ہیں کہ یہ ہجرت کا بیان ہے۔ المسجد الاقصیٰ۔ سے خواہ وہ مدینہ کی مسجد مراد لیں مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اُس طرف لے گیا۔

قضینا۔ اعلمنا و اخبرنا۔

فجاسوا۔ جوس اور جوسان کے معنے ہیں کسی ملک میں چلنا پھرنا۔ مسلمانوں پر بھی یہ بات آئی۔ اللہ نے مسلمانوں کو بڑی سلطنت عطا کی تھی اور ان کو وہ ملک عطا کیا گیا۔ جو سلیمان کو دیا گیا جو داؤد کو دیا گیا۔ جس پر عمالیق کو فخر تھا۔ پھر جب ان کے تقوے میں فرق آیا۔ تو بالکل کمی ہو گئی۔ سورۂ جمعہ میں آیا ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار۔ بنی امیہ کے آخری بادشاہ کا نام مروان الحمار تھا۔ گویا خدا نے سمجھا دیا کہ اب تم میں بھی یہود کی طرح حمار پیدا ہونے لگے اب ضرور ہے کہ یہود سا سلوک تم سے بھی ہو۔ چنانچہ ان سے سلطنت چھینی گئی۔ پھر خدا نے فضل کیا اور عبدالرحمٰن کی معرفت سلطنت کا حصہ ملا۔

لیسوٗا وجوھکم۔ تمہارے بڑے آدمیوں کو ذلیل کر دیا۔ مسلمانوں پر بھی یہ زمانہ آیا۔ جب چنگیز خان کے حملے ہوئے۔ خوارزم کا ایک بادشاہ تھا اس کو چنگیز خان نے لکھا۔ اترکوا الترک ما ترکوکم (پس) ہم مغلوں سے آپ نہ لڑیں یہ آپ کے ہادی کا فرمان ہے۔ پھر اس نے لکھا قرآن کریم میں ہے حتّٰی لا تکون فتنۃ (آپ کے رسول نے فرمایا ہے)۔ لڑائی سے باز رہو۔ پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ کفار سے امن سے کیا کیا۔ تمہارے نبیؐ نے حقوق رکھے ہیں۔ مگر تمہارے ملک میں ہمارے تاجر لوٹے گئے۔ افسوس کہ خوارزم کے بادشاہ نے یہ نصیحت کی باتیں نہ سنیں۔ آخر ہلاکو۔ ہلاکت کی تلوار بن کر آیا۔ اور چنگیز خانیوں نے ۱۸ لاکھ آدمی قتل کر دئے اور سب کتب خانے غرق کر دئے۔ ہزار آدمی کو جو مدعیان سلطنت خیال کئے جا سکتے تھے زندہ دیوار میں چنوا دیا۔ اور ہزاروں عورتوں کو زنار کا حمل کروایا ایسی تباہی کروائی جس کی کوئی حد نہیں۔ سعدیؒ نے اس تباہی کا کچھ کچھ نقشہ پیش کیا ہے۔ پھر بھی اللہ نے رحم کیا۔ ہلاکو کا پوتا مسلمان ہو گیا اور مسلمان کچھ بچ گئے۔ اور ان کا نام رہ گیا تم خدا سے ڈرو اور شرارتیں مت کرو۔ دس سلطنتیں میرے سامنے ہلاک ہوئی ہیں۔ دہلی کی سلطنت۔ لکھنؤ کی سلطنت۔ کاشغر۔ سمرقند۔ بخارا کی سلطنت۔ زنجبار۔ مسقط۔ مراکش۔ الجزائر۔ مصر۔ یہ سب میری آنکھ کے سامنے برباد ہوئیں۔ یہ سب بدعملیوں کی سزا ہے۔

بالاخرۃ۔ وہ باتیں جو اخیر میں ظاہر ہونے والی ہیں۔

مورخہ ۷۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

ویدع الانسان بالشر۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سارے جہان کے لئے رحمت تھا۔ اس سورہ کریم میں اللہ نے یہود کو سمجھایا ہے کہ دو وقت تم پر خطرناک آچکے ہیں ایک جب داؤد کی لعنت تم پر پڑی۔ اور بابلیوں کے قبضے میں تم گرفتار ہوئے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی لعنت تم پر پڑی۔ اُن کو

بڑے عظیم الشان مقابلہ کا بدانجام طیطس کے زمانے میں ایسا خطرناک ہوا۔ کہ تمہاری عظمتیں خاک میں ملادی گئیں۔ میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری۔

ایک مسلمان کی چپہ بھر زمین جائے تو اس کے لئے کیسا مضطرب ہوتا ہے۔ پھر تم یاد کرو۔ کہ مسلمانوں کا کتنا ملک تھا مگر بدعملیوں کی وجہ سے دوبارہ ان پر بھی ایسا ہی وقت آیا۔ فرماتا ہے کہ انسان بدی کو بھی پکارتا ہے۔ یعنی اپنی بدعملی کی وجہ سے گویا اپنے لئے دکھ مانگتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اپنے یا اپنے اقرباء کے حق میں بددعا کرلیتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ...... مائیں اپنی اولاد کو گالیاں بددعا کے رنگ میں دیتی رہتی ہیں۔

وجعلنا الیل والنھار۔ عرب غموں اور دکھوں کو رات سے تعبیر کرتے سمجھاتا ہے کہ وہ دکھ درد کی رات دور بھی کردیتا ہے۔ جلدبازی سے گھبراکر بددعائیں نہیں مانگ

لینی چاہئیں۔

طٰئرہ فی عنقہ۔ جیسے جیسے اعمال کرتا ہے ان کے اثر اور نتائج اسی عمل کرنے والے کے گلے میں بندھے ہیں۔ انما اعمالکم احصی علیکم۔

وما کنا معذبین حتے نبعث رسولا۔ مسند احمد حنبل میں کچھ ایسی حدیثیں ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں۔ فرمایا جو لوگ بہرے ہیں یا جنھوں نے انبیاء و رسل کا زمانہ نہیں پایا یا وہ بچے تھے یا بہت بوڑھے تھے۔ یہ جناب الٰہی میں اپنے اپنے عذر پیش کریں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ رسول بھیجدے گا۔ بغیر رسول کے عذاب نہیں دیا جاتا۔ ابن جریر میں بھی ایسی حدیثیں ہیں۔

ففسقوا فیھا۔ وہ جن کو حکم دیا جاتا ہے۔ ہمارے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

فحق علیھا القول۔ بدیاں کرتے کرتے وہ حالت پہونچ جاتی ہے۔ جب پھر فردجرم لگ جاتی ہے۔

وکفی بربک۔ نحو کا نکتہ آپ کو سنائے دیتا ہوں۔ کفی بربک سے معنے کہتے ہیں کفی ربک ہیں۔ پس کفی بربک کیوں ہوا۔ یہ ب کیوں بڑھی۔ نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ جب مدح یا ذم کا کوئی مقام ہوتا ہے تو پھر ایک جملہ کے دو جملے بنالیتے ہیں۔ اکتف بربک۔ تو کفایت کر اپنے رب سے۔ کفی ربک۔ قام باخیل مدح کے مقام میں بولیں گے۔

محظورا۔ ممنوع۔ روکی گئی۔

لا تجعل۔ آخرت کے درجات اور فضیلتیں موقوف ہیں اس پر کہ تو خدا کے ساتھ شریک نہ ملائے۔

مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

وقضی ربک۔ اس کے معنے ہیں کہ حکم شرعی کیا ہے تیرے رب نے۔

الا تعبدوا الا اللہ۔ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے لئے انبیاء دنیا میں آئے۔ میں جب اذان سنتا ہوں تو مجھے یقین پڑتا ہے کہ اسلام کی یہی جامع تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ جس چیز کا رواج پڑجاتا ہے اس کی قدر بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ اور کلمہ شہادت۔ ان کے معانی پر غور و تدبر کرنا ضروری ہے مگر مسلمان بہت کم توجہ رکھتے ہیں۔ صوفیاء کرام نے اس کلمہ پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم تفہیم میں بہت کوشش کی ہے۔ اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔

وبالوالدین احسانا۔ ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیفیں اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کی جائے تو بچے ان کے پیر دھو دھو کر پئیں۔ میں نے چودہ بچوں کا بلاواسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذراسی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریے میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا۔ جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے۔ ماں باپ کو راحت پہونچتی ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

فلا تقل لھما اف۔ اس قدر ان کی مدارات رکھو۔ کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

ربکم اعلم بما فی نفوسکم۔ بعض والدین باوجود خدمت کے پھر بھی اولاد کی شکایت کرتے ہیں یا ان کو بے وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں فرمایا خدا تمہاری نیتوں سے خوب واقف ہے دوسرے موقعہ پر فرمادیا۔ وان جاھدٰک علی ان تشرک بہ شیئا ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما گویا اطاعت والدین کی حد بتادی ہے۔

اٰت ذا القربیٰ حقہ۔ اپنے اقرباء سے شکائتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان کو خلوص سے دینا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس کی تاکید فرمائی۔

ان المبذرین۔ انسان خیال کرے کہ ایک کھانا جو وہ کھاتا ہے اس کے اجزاء کہاں کہاں سے آئے اور کس شکل اور کن مختلف تبدیلیوں کے بعد ان کا ایک لقمہ اس کے منہ تک پہونچا۔ یہ سب سامان واتاکم من کل ما سئلتموہ۔ کی ماتحت حضرت حق سبحانہ نے پہلے سے عطا فرمائے۔ مگر لوگوں نے اس میں تبذیر کی۔ تو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑیگا اللہ تعالیٰ نے دینے میں کسی سے بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال نے تنگی پیدا کردی۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسھم سے مراد نعمت ہے۔

فقل لھم قولا میسورا۔ اگر پاس کچھ نہیں تو سائل کو کوئی عمدہ بات ہی کہدے۔ ہمارے ایک شیخ تھے وہ سائل کے چہرے کو دیکھ دیکھ کر اس کے مناسب حال خدا کے مربی نام ...... حسین نام کمتریں کا ورد بتادیتے تھے۔

مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۴)

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ انسان میں ایک غضب کی طاقت ہے۔ وہ جب حد سے بڑھتی ہے۔ تو کئی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ غضب والا انسان گالی دیتا ہے اپنی اولاد کو قتل کردیتا ہے اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مردوں کی بدچلنی بھی ہے پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہئیے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا۔

ولا تقربوا الزنیٰ۔ دوسری طاقت شہوت کی ہے۔ جو اولاً بعض اوقات کانوں کے

ذریعہ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر آنکھ کے ذریعہ۔ اسی واسطے اسلام مین غض بصر کا حکم ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مین لکھتے ہین۔ کہ اگر حسین جمیل کے دیکھنے سے انسان آنکھین نیچی کرے تو اس کے دل مین ایک نور پیدا ہوتا ہے۔

ولا تقربوا مال الیتیم۔

تیسری طاقت۔ حرص مال کی ہے اس سے منع فرمایا۔ قویٰ بدنی کا قیام زیادہ تر فضل آلہی سے ہے۔ دیکھو مین دودھ کبھی نہین پیتا۔ پھر بھی اس بڑھاپے مین ساٹھ سو صفحے کی کتاب ایک رات مین پڑھ سکتا ہون۔ زیادہ حرص نہ کرو نہ اپنے مال پر نہ کسی کے مال پر۔ خصوصاً یتیم کے مال سے بچو۔

واوفوا الکیل۔ مال کے حصول کے مختلف برے طریقون سے منع فرماتا ہے۔

ولا تقف مالیس لک بہٖ علم۔ لا تقف کے معنے ہیں لا تقل۔ جو صحابہ و تابعین سے ثابت ہین۔ جس چیز کا علم نہ ہو وہ موہنہ سے نہ نکالو۔ آج کل ایسی بے باکی بڑھ رہی ہے۔ کہ پالٹیکس اور اکانومی کے معنے تک نہین جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرنے پر بیٹھے ہین۔

ولا تمش فی الارض مرحاً۔ ایک اور بری بلا ہے۔ تکبر اس سے منع فرماتا ہے۔

ولا تجعل۔ پھر وہی پہلی بات جو کل نیکیون کی اصل الاصول ہے یاد دلاتا ہے۔

مورخہ ۱۰۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

لیذکروا۔ اللہ نے اس کتاب مین قرب آلہی سیکھنے والون دنیا دارون۔ امرار غربار۔ بچے بوڑھے غرض ہر طبقے ہر مذاق کے لوگون کے لئے بھلائی کی باتین اور نصیحتین لکھی ہین۔

ایک سوال ہوا کہ خدا نے مسیح و مہدی کا ذکر قرآن مین کیون نہین کیا۔ فرمایا ذکر تو کیا ہے۔ چنانچہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم مین اس کا ذکر مذکور ہے۔ نام بنام فہرست کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس طرح تو ضروری تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا نام بھی ہوتا۔ اور پھر خلفاء کا نام لکھدیتا تو سب لوگ اپنی اولاد کا وہی نام رکھتے اور معاملہ مشتبہ ہوجاتا۔ اس لئے ایک نشان ان کی صداقت کا فرمادیا۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً اور فرمایا کفی باللہ شھیداً۔

اذاً لا بتغوا۔ یعنی اے مشرکین اگر تم خدا کے پرستار پھر بت تمہارے۔ شفیع ۔ پس ذی العرش کے سامنے اس صورت مین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین تم جیت سکتے ہو۔ مگر ہرگز ایسا نہ ہوگا۔

حجاباً مستوراً۔ جو شخص غفلت کی راہ اختیار کرتا ہے اوّلاً اس کے قلب پر رینﷺ آتا ہے پھر رین پھر صدأ آتی ہے۔ پھر طبع ہو ختم ہوتی ہے۔۔۔۔ پھر قفل۔

ولوا علیٰ ادبارھم نفوراً۔ اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا بیان کرین۔ اور حاضرین کے مذاق کے مطابق ان کے سلسلے کے کسی پیر کا ذکر نہ آئے تو لوگ کہہ اُٹھتے ہین کہ مزا نہین آیا۔ چشتیون کی مجلس مین چشتیون کے پیر طریقت کا ذکر نہ کرین۔ نقشبندیون قادریون کی مجلس مین ان کے پیرون کا۔ سہروردیون مین ان کے پیر کا۔ تو وہ ناراض ہوجاوین تین دوسرون کا کیا ذکر کرون۔ ایک شہر مین مین نے خدا تعالیٰ کی صفات سے ذکر شروع کیا اور دیدہ و دانستہ حضرت صاحب کا ذکر نہ کیا۔ تو بعض شخصون مین اس کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ حق فرمایا ہے خدا نے۔ واذا ذکر اللہ وحدہٗ اشمأزت قلوب آہ۔

رجلاً مسحوراً۔ مسحور کے تین معنے کئے ہین۔ اسم مفعول کا صیغہ جس پر سحر کیا گیا (۲) عربی زبان کا قاعدہ ہے کوئی چیز جب اپنے کمال کو پہونچ جاوے تو مبالغہ کے لئے اس کے اسم فاعل کو اسم مفعول بنا دیتے یا برعکس نام لیتے ہین۔ مثلاً بہت سیاہ حبشی کا کافور نام رکھدیتے ہین۔ ہمارے ملک مین بھی ایسا کر لیتے ہین۔ جیسے چلتی کا نام گاڑی۔ پس جو بڑا ساحر ہو اُسے مسحور کہدیتے ہین۔ (۳) مسحور۔۔۔۔۔۔۔ سحری کہانے کو کہتے ہین۔ پس مسحور کے معنے ہوئے کھانے والا۔ عربی کا شعر سناتا ہون۔

فان تسئلنا فیما نحن فانما

عصافیر من ھذا الانام المسحر

اس شعر مین مسحر کے معنے کہانے والے کے ہین۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور طعن کہتے۔ یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون۔ گویا ان کے نزدیک نبی کہانے والا نہین چاہیئے۔

فسینغضون۔ بعض کہتے ہین سر کو اونچا کرکے نیچا یا نیچا کرکے اونچا کرنا۔ بے ایمان لوگون کی عادت ہے۔ کہ حقارت کا اظہار اس طریق پر کرتے ہین۔

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶)

ھی احسن۔ اس پر مجھے ایک حکایت یاد آگئی۔ ایک مولوی ایک مس کو پڑھایا کرتے۔ مس نے ان پر ایسا اعتبار جمایا کہ اپنی کنجیان تک ان کے سپرد کر رکھی تھین۔ مین نے انہین کہا۔ ہوشیار رہنا۔ ایک دن بھاگتے میرے پاس آئے وجہ دریافت کی تو بتلایا کہ مس نے مجھ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ھی مونث کی ضمیر ہے اور یہ احسن کے لئے ہے جو مذکر ہے۔ یہ کیون کر درست ہوا۔ مین نے کہا یہ تو معمولی بات ہے۔ کہ یہ اسم تفضیل جس پر آل نہ ہو۔ مذکر و مونث کے لئے یکسان آسکتا ہے۔ جب جاکر ان کو ہوش آیا۔

اس موقعہ پر مین تمہین نصیحت کرتا ہون۔ کہ اول بات کو تو لو پھر منہ سے بولو انسان ایسا لفظ کیون منہ سے نکالے۔ جس کا نتیجہ اخیر مین برا بھگتنا پڑے۔

ینزغ بینھم۔ یفسد بینھم۔ سورہ یوسف مین بھی یہ لفظ آیا ہے۔ من بعد ان نزغ الشیطان بینی وبین اخوتی۔

بمن - سب لوگوں کو۔

وآتینا داؤد زبوراً - اس کے پہلے لقد فضلنا بعض النبیین علی البعض فرمایا۔ ان کا تعلق آپس میں کیا ہوا۔ سنو۔ قرآن مجید میں ہے کہ لعن الذین کفروا علی لسان داؤد۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ محتاط رہیں اللہ تعالیٰ نے بہت بزرگی دی۔ ایسی بات آپ کی شان سے بعید ہے اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعان نہیں تھے۔ حدیث میں جہاں ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی ممانعت کا بیان بھی ہے۔

وما منعنا ان نرسل بالآیات - یہ ایک آیت ہے۔ جس پر لوگوں کو شبہ ہوا ہے سرسید احمد خان صاحب نے بھی ٹھوکر کھائی ہے اور معجزوں سے انکار کیا ہے میرے نزدیک اس کے صحیح معنے یہ ہیں۔ کسی چیز نے ہمیں آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا۔ اور کیا پہلوں کی تکذیب ہمیں روکتی ہے ہرگز نہیں۔ چنانچہ دیکھو ثمود کے لئے اونٹنی بطور نشان بنائی۔ جب انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ تو خمیازہ اٹھایا۔ (سورۃ کے اسی رکوع ۱۰ آیت اخیر پر۔۔۔۔ وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدی۔ کس چیز نے روکا ہے لوگوں کو ایمان سے۔ مگر اس نے کہ یہ بشر رسول ہے۔ یہ تو ایسی چیز نہیں۔ پھر یہ معنے ہیں کہ

بالآیات - میں ال کیسا ہے۔ استغراق کا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ کل آیات کے بھیجنے سے تو تکذیب روکتی ہے۔ مگر بعض سے تو نہیں روکتی۔ اگر بعض آیات مراد ہیں تو باقی بعض کے بھیجنے سے تکذیب الناس نہیں روکیگی۔

واذ قلنا لک - اب ایک نشان کا ذکر فرماتا ہے۔

الرؤیا - بعض نے کہا ہے یہ رؤیا معراج مراد ہے۔ بہت لوگ سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے رویا میں اپنی بڑی بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کب نصیب ہوسکتی ہیں۔ لیکن آخر ہم چودہویں صدی میں دیکھ رہے ہیں کہ معراج کے واقعات حرف بحرف صادق آرہے ہیں۔

الشجرۃ - ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے۔ انھا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم اس پر مشرکین نے ہنسی کی اور شجرۂ زقوم کے عکس کھجور بناکر لوگوں کی دعوت کی اور کہا یہ ہے جس سے محمد ڈراتا ہے۔

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

اسجدوا - فرمانبرداری کرو۔

لاحتنکن - اس کے تین معنے ہیں (۱) بعض نے معنے کئے ہیں - احتوین حاوی ہو جاؤں گا (۲) لاستولین - مسلط ہو جاؤں گا۔ شاہ عبد القادر نے لطیف ترجمہ کیا ہے۔ ان کی ڈاٹی باند ہونگا۔ ڈاٹی کو پنجابی میں کھیتی کہتے ہیں
قال کے متعلق یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ ضرب۔ فعل۔ قال۔ تینوں قریب المعنی ہیں۔ منہ سے کہے ہاتھ پاؤں ناک آنکھوں سے کسی فعل کو کرے یا کسی واسطے

سے کرے۔ سب پر قال بولا جاتا ہے اسی واسطے صوفیوں نے بالعموم انہی افعال کو رکھا ہے۔ کلّم کا لفظ بھی وسیع ہے۔ ان کلّم تکلیما۔ جب آتے۔ تو پھر لفظوں سے بات کرنے کے معنے میں آتا ہے۔ کلّم الجبل او للوتد تکلیما کبھی نہیں بولتے

جزاءً موفوراً - عربی زبان میں جب اسم فاعل کمال کو پہنچے۔ تو صیغہ مبالغہ سے بڑھ کر اسے مفعول کے رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ وفور کے معنے بڑی وافر۔

واستفزز - استفزاز۔ کسی ہلکا اچھا جا لینا ایسا کہ اپنے پر بھی قابو نہ رہے۔

بصوتک - صوت کا لفظ چار معنوں میں آیا ہے (۱) کھیل کود لعب (۲) لہو۔ اللہ سے غافل کرنے کا سامان (۳) غنا۔ گانا بجانا (۴) ہر چیز جو معصیۃ اللہ کی طرف بلائے۔ (کل داع الی معصیۃ اللہ) مومن کو ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

بخیلک ورجلک - دنیا میں کوئی سوار ہے کوئی پیادہ۔ فرماتا ہے۔ اے شیطان تیرے سوار و پیادے ہیں۔ یعنی تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

وشارکھم فی الاموال - مال میں شرکت شیطان یہ ہے۔ کہ مال حرام راہ سے کماوے (۲) اللہ کے حکم کے خلاف اس مال کو خرچ کرے۔

والاولاد - اولاد میں شرکت شیطان یہ ہے (۱) زنا سے اولاد حاصل کرنا (۲) اولاد کو کفر میں رنگین کرنا۔ (۳) ایسے نام رکھنے۔ جن میں غیر اللہ کے فضل وغیرہ کا ذکر ہو۔ مثلاً فضل میران۔ پیراندتا۔

وما یعدھم الشیطن - شیطان کے وعدے کیا ہیں۔ ان کے لئے میں نے بہت تحقیقات کی ہے۔ تین باتیں تو بہت قوی ہیں اور دو اسی قبیل سے۔ ادنے شعبہ تو یہ ہے کہ کوئی آدمی برے کام سے روکا جاوے۔ تو وہ جواب میں کہے کہ فلان جو کرتا ہے۔ ایسا کہنے والا گویا تمام بدیوں کو جائز ٹھہراتا ہے (۲) یہ کہنا کہ یہ کام ہم نے آگے بھی کیا ہے۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔

(۱) عقائد کے اندر شبہات یا عقائد باطلہ (۲) عمل باطل (۳) جزا و سزا کا انکار تمام شیطانی باتوں کی اصل الاصول یہی تینوں چیزیں ہیں۔

یزجی - یجری۔

ان یخسف بکم - تمہیں ذلیل کردے گا۔

قاصفاً - قصف کوٹنا۔ باریک کرنا۔ دبوچ لینا۔

تبیعاً - بدلہ لینے والا۔ نصرت کرنے والا۔

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۰ء (س رکوع ۸)

امام - اس کو کہتے ہیں جس کا اتباع کیا جائے۔ بدکار بدکاروں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام ہے۔ نیک نیکوں کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے ان کا نام امام نیک ہے۔ دانشمند انسان غور کرے کہ وہ جہان اولین وآخرین جمع ہونگے کس جماعت میں پیش ہونا چاہتا ہے۔ دنیا میں بھی کوئی بدمعاشوں شہدوں کے ساتھ ہو کر بادشاہ کے حضور پیش ہونا پسند نہیں کرتا تو پھر اس احکم الحاکمین کے حضور اولین آخرین کے سامنے کب گوارا کرسکتا ہے کہ بری جماعت میں ہو کر پیش ہو۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)